Editor : Mohammed Kashif
Title No.MAHURD02554

ایک معتبر اور معتدل آواز۔۔۔آپ کی آواز۔۔

روزنامہ
دی ریسائٹ ٹوڈے
مالیگاؤں

DAILY
THE RECITE TODAY
ایڈیٹر: محمد کاشف

E-Mail : recitedaily@gmail.com

اسماء الحسنیٰ

مال دولت وعزت

اَلْمَلِکُ جَلَّ جَلَالُہٗ

یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے

جو شخص اس اسم کو روزانہ ۲۱۲۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور ہمیشہ کے لئے پڑھے انشااللہ اس اسم کی بدولت وہ آہستہ آہستہ امیر ہو جائے گا۔ حتیٰ کے بے پناہ دولت جمع ہو جائے گی۔ اور اس اسم کے پڑھنے سے عزت بھی بے پناہ ملے گی۔ ایک اللہ کے بندے کا قول ہے کہ جو اسے ملک کا مالک کہہ کر پکارے اللہ اسے بھی دنیا کا مالک بنا تا چلا جاتا ہے۔ حتی کہ حاکم تک بنا دیتا ہے۔

Vol. No. 01 | ISSU No. 4 | 30 September 2018 | SUNDAY | Rs. 2/- | صفحات 4 | مورخہ 30 ستمبر 2018 بمطابق 19 محرم الحرام 1440 بروز اتوار | شمارہ نمبر ۴ | جلد نمبر ۱

مختصر خبریں، سرگرمیاں

۱) حاجی عبدالستار سوسائٹی (اسلامپورہ) کے سرگرم ذمہ دار عبدالخالق سوپر نشاط نے اسکول نمبر ایک احاطہ کی حج تربیتی سینٹر کے مہنگے ترین واٹر کولر کے بند ہونے پر افسوس ظاہر کیا اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ جلد از جلد اس ناکارہ واٹر کولر کی مرمت کروائی جائے۔ تاکہ حاضرین ومہمانان پانی سے فیض یاب ہوں۔ (۲) انجمن چوک علاقہ کی ثناء بکڈ پو کے مالک حاجی شاہد انجم نے ابن صفی و دیگر ماہانہ کتابوں کیلئے خصوصی فروخت اسکیم شروع کی ہے۔ 9270416786 سے تفصیل حاصل کی جا سکتی ہے۔ (۳) گذشتہ رات تقویۃ المعاش فاؤنڈیشن نے علماء کرام حفاظ کرام اور ائمہ کرام کے لئے تجارتی تربیتی نشست کا اہتمام کیا تھا۔ مدرسہ تجوید القرآن کے نگراں مولانا محمد ایوب قاسمی بھی اس اہم نشست میں شریک ہوئے اور حاضرین کی صف میں جا بیٹھے۔ مفتی محمد اسماعیل قاسمی اسٹیج کی کرسی صدارت پر براجمان تھے۔ اُن کی نظر مولانا محمد ایوب قاسمی پر پڑی تو انھوں نے کرسی چھوڑ دی اور مولانا ایوب قاسمی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اسٹیج کی سمت بڑھ گئے۔ (۴) رسولپورہ، ملّت ورکشاپ کے پاس کچرے کا انبار لگا ہے۔ اس لئے کارپوریشن انتظامیہ اور وارڈ کے کارپوریٹر سے گذارش کی گئی ہے کہ کچرا جمع کرنے کیلئے کرنے کیلئے کچرا کنڈی کا استعمال کیا جائے۔ (۵) قریش جماعت خانہ اور بلیو برڈ کارخانے سے متصل اہم روڈ نہایت خراب ہونے سے کئی حادثات رونما ہو رہے ہیں۔ گاڑیوں اور سائیکلوں کے ٹائر پنکچر ہونے کی شکایت بھی بڑھ رہی ہے۔

تقویۃ المعاش فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام تجارتی تربیتی نشست کامیاب

علماء وحفاظ اگر تجارت کرنا چاہیں گے تو میں ایک کروڑ روپئے دینے کیلئے تیار ہوں۔۔۔مفتی محمد اسماعیل قاسمی

علماء تجارت کریں اور دین کو طاقت پہنچائیں۔۔۔مولانا عبدالعلیم | غریبی بُری نہیں۔۔۔محتاجگی بُری ہوتی ہے۔ مولانا عبدالباقی حسامی

مالیگاؤں (نامہ نگار) گذشتہ شب تقویۃ المعاش فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام حج تربیتی سینٹر (اسکول نمبر ایک) میں علماء وحفاظ کرام کیلئے اسلامی معیشت کے متعلق تربیتی نشست کا اہتمام مفتی اسماعیل قاسمی کی صدارت میں کیا گیا۔ فاؤنڈیشن کے مقامی روح رواں مولانا علیم الدین فلاحی نے تعارفی کلمات میں کہا کہ علماء و حفاظ قوم کے حقیقی قائد ورہنما ہیں۔ اور یہ طبقہ اسی وقت بے باک قیادت کر سکے گا۔ جب وہ معاشی طور پر مضبوط ہو۔ آج یہ طبقہ اپنے نجی معاشی مسائل سے نبرد آزما ہے۔ اس پیرائے میں وہ بے باک قیادت کیسے کر سکتا ہے۔ مولانا موصوف نے ریاست کے کچھ شہروں میں جاری تجارتی کامیابی کی مثالیں دے کر نشست کے مقاصد کو اُجاگر کیا۔ بعد ازاں مولانا عبدالعلیم قاسمی نے اسلامی معیشت کے عنوان پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ موصوف نے تمہیدی طور پر کہا کہ اللہ نے علماء کی ذات کو خصوصی صلاحیت سے نوازا ہے۔ جبکہ بہت سے علماء وحفاظ نے اپنی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔ اگر چہ یہ طبقہ معیشت مضبوط کرے گا تو دین کو بھی طاقت پہنچائے گا۔ مولانا عبدالعلیم قاسمی نے مزید کہا کہ ہم تجارت میں کامیابی حاصل کر کے دینے والے بنیں اُنھوں نے کہا کہ علماء کے خطاب سے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کی خصوصی صلاحیت ہے۔ اس لئے اس کا فائدہ اٹھائیں اُنھوں نے کاروبار اور طریقہ کار کی مثالیں دے کر حاضرین کو تحریک دی۔ دوسرے اہم مقرر مولانا عبدالباقی حسامی نے دینی خدمات کے ساتھ تجارت کے موضوع پر کھل کر تبصرہ کیا۔ انھوں نے ابتدائی کلمات سے حاضرین میں جوش پیدا کر دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ غریبی بُری نہیں ہوتی بلکہ محتاجگی بری ہوتی ہے۔ ہمیں (علماء وحفاظ) کو انبیاء کا وارث کہا جاتا ہے۔ اس لئے ہم ہر محاذ پر اس قدر کامیابی حاصل کریں کہ لوگ دیکھیں۔ مولانا عبدالباقی نے بے ساختہ کہا کہ آج تجارت کا دور ہے۔ یہاں تک کہ سرکار بھی تاجروں کا ساتھ دیتی ہے۔ اُن کے حق میں پالیسی بناتی ہے۔ مولانا نے کئی مثالیں دے کر تجارت کیلئے تحریک دی اور خصوصی طور پر نئے قسم کی تجارت یا تجارت کے نئے انداز متعارف کر کے کامیابی حاصل کرنے کی صلاح بھی دی۔ بعد ازاں مولانا مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے حاضرین میں جوش وولولہ پیدا کرنے کیلئے محمود غزنوی کے ہند پر ۱۷ حملوں اور شیر شاہ سوری نیز ہمایوں سے منسوب واقعات کو پیش کر کے ہمت نہ ہارنے کی تلقین کی انھوں نے ائمہ کرام کے حالات اور ٹرسٹیان کے مزاج کے پس منظر میں تبصرہ کیا۔ انھوں نے واضح کہا کہ ملازمت میں محدود رقم ملتی ہے۔ جس سے تمام ضروریات پوری نہیں ہو سکتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے روزی کیلئے تجارت میں 60 فیصد اور باقی 40 فیصد میں کاشتکاری اس کے بعد ملازمت کو رکھا ہے۔ اس لئے ایسی تجارت کو اپنائیں جس میں نفع بھی زیادہ ہو اور لوگوں کی ضرورت بھی ہو۔ انھوں نے مالیگاؤں شہر کی آبادی اور دودھ کی پیداوار نیز ضرورت کی مثال پیش کیں۔ اور اس کاروبار کو بھی نفع بخش قرار دیا۔ شراکت داری کے کاروبار کے تعلق سے انھوں نے کہا کہ اس طرز کی تجارت میں اللہ بھی شریک ہوتا ہے۔ حفاظ وعلماء کرام تجارت کرنا چاہتے ہیں تو میں ایک کروڑ روپیہ کی سرمایہ کاری کیلئے تیار ہوں۔ بیت العلوم کے پاس میری شاپنگ بھی ہے۔ جسے میں نے تقویۃ المعاش فاؤنڈیشن کے لئے پہلے ہی دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے مفتی اسماعیل قاسمی نے صدارتی خطبہ میں یہ بھی کہا کہ وہ جب تعلیم مکمل کر کے مالیگاؤں آئے تب اُن کی تنخواہ ۳۰ روپئے تھی لیکن تجارت کی طرف طبیعت مائل رہی۔ اس لئے امامت اور درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تجارت بھی کرتا رہا انھوں نے کہا کہ میں نے پونے ۴ لاکھ روپئے ایکڑ کے حساب سے ۱۷ ایکڑ زمین خریدی تھی اور ۸ مہینوں کے بعد فی ایکڑ ۷ لاکھ روپئے کے حساب سے فروخت کر دی۔ اس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ تجارت میں کب کیا کچھ ہو جائے کہا نہیں جاسکتا۔ تربیتی نشست میں مولانا عبیدالرحمٰن ابن مفتی اسماعیل قاسمی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے اور اخیر میں رسم شکریہ بھی ادا کی۔ اس نشست میں تقریباً 260 علما، حفاظ) ائمہ کرام نے شرکت کی۔ اور نشست کے انتظام کی ستائش بھی کی۔

۱) مفتی محمد اسماعیل قاسمی خطبہ صدارت پیش کرتے ہوئے (۲) مولانا عبیدالرحمٰن (مائک پر) مولانا عبدالعلیم قاسمی، مولانا عبدالباقی حسامی، اسٹیج پر دیکھے جاسکتے ہیں (۳) علماء وحفاظ کا جم غفیر۔۔۔

مہیلا بچت گٹ کو رقم دی جائے

مالیگاؤں (نامہ نگار) ریاستی وزیر داد بھوسے نے ایک جائزہ میٹنگ لے کر تمام بینکوں سے گذارش کی ہے کہ مالیگاؤں شہر اور آس پاس کے مہیلا بچت گٹ والوں کو منظور قرض کی رقم فوری طور پر دی جائے انہیں بار بار چکر نہ لگوایا جائے۔ اسی طرح مہیلا بچت گٹ کا بینک اکاؤنٹ زیرہ بائیلینس پر کھولا جائے اس طرح کی ہدایت بھی دی گئی۔

منگل کو بیف مٹن دکانیں بند

مالیگاؤں (نامہ نگار) ۲/ اکتوبر گاندھی جنتی کے پیش نظر مالیگاؤں کارپوریشن حدود میں گوشت فروخنگی پر پابند عائد کرنے کی نوٹس جاری کی گئی ہے۔ دکانداروں میں اس پر عمل نہ کیا تو مناسب کاروائی کئے جانے کا انتباہ بھی میونسپل کمیشنر نے دیا ہے۔

دیسی دادا قتل کی واردات کے ۶ گھنٹے کے بعد جلیل احمد عرف جلّا دادا اور محمد اسماعیل سورت ہائے وے سے گرفتار

آزاد نگر پولس نے چار ملزمین کو گرفتار کیا تمام نے اپنے جرم کا اقبال بھی کر لیا۔۔۔

مالیگاؤں (نامہ نگار) جمعہ کی رات پونے نو بجے باب اشرف گیٹ کے پاس عبدالرحیم نثار احمد عرف دیسی دادا کا قتل کیا گیا اور مالیگاؤں کرائم برانچ پولس نے خفیہ معلومات کی بنیاد پر بروقت کاروائی کے لئے دھولیہ سورت روڈ پر ڈرامائی انداز میں جلیل احمد محمد حسن عرف جلّا دادا عمر ۵۲ ساکن نیاپورہ اور محمد اسماعیل کریم احمد عرف آپاوا ساکن کالی کھولی گولڈن نگر کو حراست میں لے لیا اسی طرح مالیگاؤں پوارواڑی سب پولس انسپکٹر وانگڑے کی ٹیم نے مسعود اختر محمد امین عمر ۲۳ سال اور نفیس

احمد محمد سلیم عمر ۲۱ سال (دونوں ساکن محمد آباد خلیل اسکول کے پاس) اسی طرح محفوظ الرحمٰن مشتاق احمد عمر ۲۲ سال ساکن گولڈن نگر اور سلیم احمد سعید احمد عمر ۲۶ سال ساکن موتی ہائی اسکول کے سامنے کو گرفتار کیا۔ اس کے علاوہ واردات کے لئے استعمال کی گئی ایچ ایف ڈیلکس موٹر سائیکل بھی ضبط کی گئی تمام ملزمین سے پوچھ تاچھ کی گئی تب انھوں نے اقبال جرم کر لیا۔ اس کیس کا رجسٹر نمبر 118/ 2018 ہے۔ ان کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 302 اور آرم ایکٹ 4/ 25 کے تحت کیس درج کیا گیا۔ واضح رہے کہ قتل کی واردات کے ایک گھنٹے کے بعد ضلع کے ایس پی سنجے دھراڑے کی رہنمائی میں ایڈیشنل ایس پی نیلوتپل، ڈی وائے ایس پی، رتنا کرناولے اور اجیت ہگونے مقامی کرائم برانچ کے انسپیکٹر اشوک کرپے پولس انسپیکٹر مسعود خان دلیپ پاریکر، ٹھاکر واڑ، بھدانے، وغیرہ نے خصوصی میٹنگ لی اور اس کے بعد چشم دید گواہوں اور مقتول کے رشتہ داروں سے ملاقات کی اور مقتول کی تعلقات اور معاملات کو سمجھا اور اس کے بعد انھوں نے خفیہ طریقے سے کاروائی شروع کی اس طرح ۲۴ گھنٹے سے قبل ۶ ملزمین حراست میں لے لئے گئے۔ ذرائع کے مطابق سنیچر کی صبح ۱۰ بجے راجا نگر سے مقتول کا جنازہ بڑا قبرستان لے جایا گیا۔

کتّا گولی۔ مسلم بستیوں میں جُوا۔۔۔تلوار۔۔۔مار دھاڑ، قتل کی واردات۔۔۔آخر کب تک؟

مالیگاؤں شہر کی شناخت یہاں کی مسلم اکثریت ہے۔ بعض معاملات جو کہ مثبت ہیں اس کی مثالیں نہ صرف ہندستان بھر میں بلکہ دنیا میں پیش کی جاتی ہے۔ لیکن گذشتہ کچھ برسوں سے یہ شہر اپنی شناخت کو ماند کرتا جا رہا ہے۔ ماضی میں فسادات کے سبب اس شہر کی ترقی کو ضرب لگی۔ آج کل سماج دشمن عناصر نے عام ساکنین میں ڈر و دہشت کا ماحول بنا رکھا ہے۔ مسلم معاشرہ میں کھلے عام جُوا بازی ہو رہی ہے۔ کہیں پبلک سنڈاس کے سائے میں تو کہیں عمارتوں کی چھتوں پر۔۔۔۔ وہ عمارتیں جو کھنڈر بن چکی ہیں اب وہ بھی برائی کے اڈّے بنتے جا رہے ہیں۔ شراب نوشی (بیئر وسکی) کی لت نوجوان طبقہ میں سرایت کر رہی ہے۔ خوشی کے مواقع پر بیئر کا استعمال جیسے فیشن بنتا جا رہا ہے۔ کم عمر بچے مختلف قسم کے نشے میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ یہ سرپرستوں کی بے توجہی کے سبب ہو رہا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بُری عادتوں کی وجہ سے ہی بچے دیگر مضر نشیلی دواؤں کے عادی ہو رہے ہیں۔ آوارہ لوگ بچے اور نوجوان طبقے کے ہی ہیں۔ جو اپنے شوق کی تسکین کے لئے دوسروں کے ہاتھ کا کھلونا بن جاتے ہیں۔ ایسے لوگ نشہ آور دوائیں فروخت کرتے ہیں اور اسی طبقہ کے خریدار بھی ہوتے ہیں۔ یہ تعداد بتدریج بڑھتی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب یہ نشہ میں ہوتا ہے۔ تو اس کا ہوش جاتا رہتا ہے۔ اور جسے ہوش ہی نہ ہو تو پھر کیا انسانیت، کیا اچھائی اور کیا قانونی اور غیر قانونی۔۔!! وہ تو بس وہی کام کرتا ہے۔ جس کا اُسے جنون سوار ہے۔ دیکھا جائے تو سارے فساد کی جڑ شراب ہے اور نشہ آور چیزیں ہیں۔ اسی کے باعث مہلک ہتھیار بھی تیزی سے فروخت ہو رہے ہیں۔ اگر چہ۔۔۔! اب غنڈوں کی ٹولیاں نہ رہیں۔ لیکن پھر بھی جا بجا لوگ ملیں گے۔ جن کے پاس ہتھیار بھی ہیں۔ اور اس کا استعمال کرنے کی ان میں ہمت بھی ہے۔ غرض کہ سڑک چھاپ داداؤں کے علاوہ ہتھیار چلانے والے نڈر بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں جنہیں نہ اہلِ وعیال کی فکر ہے۔ اور نہ ہی اپنے انجام کی۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں آئے دن مار دھاڑ۔۔۔ اقدام قتل اور قتل کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ لیڈران بھی اس طرح کی واردات کو روکنے کیلئے اس قدر سنجیدہ نہیں جتنی کہ ضرورت ہے۔ اگر چہ سب سے بڑی اور اخلاقی ذمہ داری پولس انتظامیہ کی ہوتی ہے۔ اگر پولس افسران اور اہلکار سماج دشمن عناصر کے خلاف ۳ دن مہم چلائیں تو ۹۰ فیصد کامیابی ملے گی۔ جبکہ ایسا پولس والوں کیلئے شاید ممکن نہیں۔

ایک معتبر اور معتدل آواز... آپ کی آواز...
روزنامہ دی رسائٹ ٹوڈے مالیگاؤں
THE RECITE TODAY

اداریہ
EDITORIAL

علمائے کرام وقائدین کی حوصلہ افزائی ضروری

سپریم کورٹ کے حالیہ کچھ فیصلوں نے ہندستان کی قدیم تہذیب کی تبدیلی کا اشارہ دیا ہے۔ ہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ کے ساتھ ساتھ اب شادی شدہ مرد و خاتون اپنی مرضی و پسند کے مطابق کسی بھی غیر سے جنسی تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ایک فیصلہ سامنے آیا ہے بہر حال اس فیصلے کو کون کس زاویہ سے دیکھتا ہے۔ اس سے پرے ہمارے علمائے کرام و مسلم قائدین کا نظریہ کیا ہے۔ وہ بہر کیف واضح و عیاں ہے۔ کہ مسلم معاشرہ میں متذکرہ دونوں فیصلوں کو لے کر عام بے چینی ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ مذکورہ فیصلے اسلام کی تعلیمات سے مطابقت نہں رکھتے ہیں۔ اس لئے اضطراب و بے چینی کا احساس فطری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہندستان کی دیگر اقوام میں بھی کہیں نہ کہیں بے چینی پائی جارہی ہوگی۔ ہم نے بارہا پڑھا اور سنا ہے کہ کی بیوی کے غیر کے ساتھ جنسی تعلقات کی بناء پر قتل بھی ہوتے رہے ہیں۔ یہ انسانی فطرت میں ہے کہ وہ بیوی کو غیر مرد (غیر محرم) کے ساتھ رشتہ کو پسند نہیں کرتا ہے۔ جبکہ حالیہ فیصلہ میں واضح ہے کہ بیوی شوہر کی ملکیت نہیں ہے۔ اُسے بھی اپنی مرضی کے مطابق (خواہشات) زندگی گذارنے کا حق حاصل ہے۔ خیر یہ تو جنسیات پر مبنی فیصلے ہیں۔ علاوہ ازیں بابری مسجد مسماری معاملہ میں جلد ہی شنوائی کا آغاز ہوگا۔ غرض کہ ملک بھر کے علمائے کرام، مسلم کاز کے لئے سرگرم جماعتیں وادارے قائدین) آئے دن کے فیصلوں سے پریشان ہیں۔ ملک میں مسلمانوں کو الگ الگ معاملات میں پریشان کیا جارہا ہے۔ کہیں جانوروں کے معاملہ میں بے جا مار پیٹ یہاں تک کہ قتل کے معاملات تو کہیں مذہبی منافرت کے ذریعے شر انگیزی پیدا کی جا رہی ہے۔ غرض کہ ہر محاذ پر اس وسیع و عریض ملک میں قائدین کو توجہ دینا ہے۔ اس لئے عام مسلمانوں کی بھی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ جب کبھی مسلم قائدین آواز دیں ملت کے فرزندان دوڑ پڑیں۔ کیونکہ ہمارا مثبت انداز ہی ان کی ہمت ہے۔

اسلامیات

مانگتا جا - لیتا جا

حضرت مولانا مجتبیٰ بن مولانا احمد لولات صاحب رویدروی (شیخ الحدیث دارالعلوم ہدایت الاسلام مالی پور، گجرات)

شدید فاقہ دور کرنے اور کشادگیٔ رزق کے دو سہل ترین نسخے

(الف) سورۂ اخلاص کا عمل

سورۂ اخلاص (پارہ ۳۰)

فضیلت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گھر میں داخل ہوتے ہوئے سورۂ اخلاص پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس سے اور اس کے پڑوسیوں سے فقر وفاقہ کو مٹادیں گے۔
(قرطبی: ۱۰/ص: ۱۹۸، المعجم الکبیر للطبرانی، مکارم الاخلاق للخرائطی)

تجربہ: ایسی برکت جس سے ہمسایہ بھی مستفیض ہونے لگے

حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ سے روایت ہے کہ: ایک مرتبہ آپ ﷺ کی مجلس میں ایک صحابی اپنے فقر وفاقہ اور تنگیٔ معیشت کی شکایت لے کر حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے انہیں بطور علاج فرمایا: تم جب بھی گھر میں داخل ہونے لگو اور وہاں کوئی موجود ہو تو اسے سلام کرو اور نہ ہو تو مجھ پر درود بھیجو، نیز ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے رزق میں وہ کشادگی پیدا کردی کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی مدد کرنے لگے۔ (قرطبی ج: ۱۰/ص: ۱۹۸)

(ب) تسبیح واستغفار کا عمل

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه
صبح صادق ہونے پر یہ تینوں جملے سو سو مرتبہ پڑھے۔

تجربہ: روٹھی ہوئی دنیا ایسی آگئی کہ کہاں رکھیں یہی سمجھ میں نہیں آیا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ: ایک صحابیؓ نے آپ ﷺ سے فقر وفاقہ کی شکایت اِن الفاظ میں کی کہ: اے اللہ کے رسول! دنیا تو گویا مجھ سے روٹھ گئی ہے اور اس نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہے۔ (لہٰذا کوئی علاج بتائیں۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں کی دعا اور لاتعداد مخلوق کی مشہور ومعروف تسبیح سے تو کیوں غافل ہے؟ ارے! اِسی سے تو لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے، اس لیے تو روزانہ صبح صادق کے وقت اسے پڑھا کر: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پھر دیکھ ان شاء اللہ یہ دنیا تیرے قدموں میں گرے گی۔ چنانچہ ان صحابیؓ نے یہ عمل شروع کر دیا، چند ہی دنوں میں حاضر خدمت ہو کر کہنے لگے: اس دعا کی برکت سے تو یہ مال ومتاع اس کثرت سے میرے پاس آپہنچا ہے کہ اب یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ اسے کہاں رکھوں؟ "لَقَدْ اَقْبَلَتْ عَلَيَّ الدُّنْيَا فَمَا اَدْرِيْ اَيْنَ اَضَعُهَا"؟۔ (سبل الہدیٰ والرشاد ص: ۲۲۷ ج ۱۰، الخصائص الکبریٰ للسیوطی تحت دعا دفع الفقر، المواہب اللدنیہ)

قرون اولیٰ | طارق بن زیاد | سلسلہ نمبر 4

رومی سلطنت کے کمزور ہوتے ہی یہاں خود مختار حکومتیں قائم ہونے لگیں۔ چنانچہ پریٹرا گونا میں ایک خود مختار حکومت قائم ہوئی رومیوں کا مقابلہ کرتی رہی مورخین کے بیانوں میں اشبان بن طیطس کا نام آتا ہے۔ جس نے اندلس میں فوج جمع کی۔ اس خاندان میں پچپن سلاطین گزرے جن کے نام عرب موورخین نے ذکر کیے ہیں۔ ایک قوم "یشتولیان" تھی۔ "طوش بن نبطہ" اس کا پہلا فرماں روا تھا۔ اس خاندان کے ستائیس فرماں رواؤں نے حکومت کی۔ ان کا دارالحکومت مارده تھا۔ غالباً انہی قدموں کی مغربی مؤرخین شیوانہ والانی یا سواریوں الین ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ یہ وہ جرمن وحشی قومیں تھیں جنہوں نے روم کے اخیر زمانہ میں قوت پکڑلی تھی۔ یہ لوگ کبھی رومیوں کے باج گزار رہے اور کبھی خودسری سے حکومت کرتے رہے۔

یہ وحشی بہت جلد اُندلس کی لاطینی قوموں میں مل جل گئے۔ انھوں نے لاطینی زبان اختیار کرلی، دیوتاؤں کو چھوڑ کر عیسائی مذہب قبول کرلیا اور رومی تمدن اور نظام حکومت اختیار کرلیا۔ اس طرح ان میں اور رومیوں میں کوئی فرق باقی نہیں رہا۔

پانچویں صدی عیسوی میں ایک نئی قوم گاتھ جس کو عرب مؤرخین قوطہ کہتے ہیں، اُندلس میں آئی۔ ان کا قافلہ اسپین میں جو آیا جو بحراسود کے شمالی ساحل کے قریب دریائے نیپر کے نواح سے اُٹھا تھا اور یونان، اٹلی اور فرانس سے گذرتا ہوا اسپین میں 414ء میں پہنچ گیا تھا۔ یہاں انہوں نے شیواہ اور الانی حکومتوں کو 419ء میں ختم کیا اور جنوبی اسپین سے لے کر فرانس میں دریائے لوئرتک حکمران بن گئے۔

یورپ میں بحر بالٹک کے کناروں یعنی جرمنی کے علاقوں سے ونڈال کی قوم اٹھ کر فرانس سے گذرتی ہوئی اندلس میں داخل ہوئی اور تقریباً بیس برس جنوبی اسپین کے ایک حصہ پر حکومت کرکے اور اپنے نام پر اس حصہ ملک کا نام واندلیکیہ یا واندایشہ مشہور کرکے افریقہ چلی گئی جہاں ان کی حکومت قائم ہوئی اور 534ء میں رومیوں کے ہاتھوں چھین لی گئی۔ ادھر پورے اندلس میں گاتھک حکومت قائم ہوگئی۔ گاتھ ان حملہ آور قبائل میں ہیں جو سلطنت روما کے زوال کے دور میں برسرِعروج آئے۔ سلطنت روما سے ان کی آویزش تیسری چوتھی صدی عیسوی میں شروع ہوئی۔ پانچویں سدی عیسو میں تھیوڈرک اعظم مشرقی گاتھ سلطنت کا بانی ہوا جس کا پایہ تخت اٹلی بنا۔ گاتھ فرضی طور پر دو گرہوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔۔۔(۱) اسٹرو گاتھ (گاتھ)۔۔۔(۲) وزی گاتھ (مغربی گاتھ)۔۔ پانچویں صدی عیسوی میں وزی گاتھ نے اُندلس میں اپنی حکومت قائم کرلی۔ گاتھ اگر چہ اپنے خصائل واطوار کے لحاظ سے وحشی قبائل میں سے تھے مگر انھوں نے اپنی قوت سے ترقی کی اور رومی سلطنت سے آزادی حاصل کرلی۔۔۔۔ (جاری)

English / urdu
محاورے کہاوتیں
نیک کو نیکی ہی ملتی ہے۔
Good finds good

طب و صحت

پیاز... قدرت کا انمول تحفہ:

پیاز دنیا کی قدیم ترین سبزیوں میں سے ہے۔ یہ دنیا کے ہر ملک میں پائی جاتی ہے۔ یہ غذا کو لذیذ بنانے اور سالن کو گاڑھا کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ پیاز جب ہری ہو تو ہنڈیا کے علاوہ انڈے کے آملیٹ اور چائنز کھانے میں ذائقہ کو بڑھانے کے لئے مددگار ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی بھی باورچی خانہ پیاز کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ پیاز چھیلنے وقت اس کا پانی آنکھوں میں لگتا ہے اور جلن پیدا کر کے آنسو کا لگتا رہتا ہے۔ ایسے میں پیاز چھیلتے یا کاٹتے وقت اگر نلکا کھول کر اس کے نیچے رکھا جائے تو کوئی نقصان نہیں پہنچ پاتا۔ زہریلے حشرات الارض کے کاٹے پر پیاز کے عرق کو لگایا جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔ پیاز موسم گرما میں لُو سے بچنے کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔ ایک زمانہ تھا جب مزدور یا غریب لوگ گرمی کی شدت کے دنوں میں کھیتوں پر کام کرتے ہوئے تندور کی روٹی کے ساتھ پیاز اور نمک ملا کر شوق سے کھاتے تھے۔ اس طرح وہ لُو لگنے اور ہیضہ سے محفوظ رہتے تھے اور غذائی حراروں کی پوری مقدار بھی ان لوگوں کو مہیا ہو جاتی تھی۔ تاثیر کے لحاظ سے پیاز سخت گرم ہے۔ سرکہ میں پیاز کا اچار بنا کر کھانا اکسیر ہے۔ پیاز لیموں کے عرق، کالی مرچ اور نمک کے ساتھ کھانا زیادہ مفید ہے۔ جلدی امراض میں اس کی مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پیاز کے عرق میں شہد ملا کر کھانے سے پرانی کھانسی دور ہو جاتی ہے۔ ریفریجریٹر میں ایک پیاز رکھ دیا جائے تو دوسرے پھلوں کی بو نہیں آتی۔ پیاز کا عرق نکال کر چہرے پر لگانے سے داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔ ادھر سر کا درد ہونے پر پیاز خوب باریک پیس کر پاؤں کے تلوؤں پر ملیں۔ پیاز دہی کے ساتھ کھانے سے ڈائریا نہیں ہوتا۔ کانٹا چبھنے پر پیاز اور گڑ ملا کر اس جگہ پر باندھ دو کانٹا خود نکل جائے گا۔ پیاز کا اچار جسم میں خون کی کمی دور کرتا ہے اور جسم کے زہریلے مادوں کو خارج کرتا ہے۔ سانس کے مرض میں صبح نہار منہ اس کا عرق پینے سے مرض میں افاقہ ہوتا ہے۔ وبا کے دنوں میں اگر پیاز کھانے کے ساتھ رکھی جائے تو وبا سے محفوظ رہے گا۔ پیاز نمک اور سرکہ کے ساتھ کھانے سے بھوک بڑھتی ہے۔ پیاز موسم گرما کا بہترین تحفہ ہے۔ کریلوں کے ساتھ کھانے سے ہانڈی کا ذائقہ دوبالا ہو جاتا ہے۔ شدید گرمی میں لو لگنے کی صورت میں اسے ہتھیلی اور تلوں پر ملنے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ خربوزہ کا استعمال۔۔۔ اور۔۔۔ گردوں کی پتھری خربوزہ گرم مزاج کا حامل پھل موسم گرما کی خصوصی سوغات ہے۔ اس پھل کا موسم گرما میں استعمال نہ صرف جسم میں پانی کی کمی پیدا ہونے سے بچاتا ہے بلکہ یہ گردوں کی صفائی اور جسمانی افعال کو بھی درست کرتا ہے۔ خربوزے میں پوٹاشیم وافر مقدار میں پایا جاتا ہے لہٰذا خواتین خصوصا لڑکیوں کو موسم گرما میں خربوزے کے استعمال کو معمول بنا لینا چاہیے۔ بعض گھرانوں میں تو خربوزے کو فروٹ چاٹ میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس مقصد کیلئے اسے دیگر پھلوں کے ہمراہ کاٹ کر استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ماہرین غذایت کا کہنا ہے کہ خربوزے کا دوسرے پھل کے ہمراہ استعمال درست نہیں۔ اس کے مقابلے میں اسے تنہا ہے کھانا چاہیے۔ مزید برآں خربوزہ کھانے کے بعد نہ تو پانی پینا چاہیے اور نہ ہی اس کے ہمراہ چاول کھانے چاہیے کیونکہ اس عمل سے ہیضہ کا خطرہ ہوتا ہے۔ خربوزے کا استعمال بینائی میں اضافے اور دانتوں کی تکالیف میں فائدہ مند ہوتا ہے کیونکہ خربوزے میں پانی اور نمکیات کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے گردے میں موجود ریت کا بھی خاتمہ ہوتا ہے اور پیشاب کی رکاوٹ بھی دور ہوتی ہے۔ گردوں میں اسکا استعمال لو لگنے سے بچاتا ہے۔ جسم کی قوتوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔

حکیم: توصیف علی سیدی

کاروباری غلطیاں

روزگار اور کاروبار

محمد کاشف سمن
بزنس تجزیہ کار

اپنی مرضی، اپنا انداز اور اپنی پسند کو دوسرے پر لاگو کرنا ناکامی کا باعث بنتا ہے۔ جب تک گاہک کی ضرورت کے بارے میں نہیں جانا جائے گا کاروبار میں کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ بہت سے لوگ کاروبار میں اس لیے کامیاب نہیں ہو پاتے کہ کاروبار میں جتنی محنت چاہیے ہوتی ہے وہ اتنی محنت نہیں کرتے۔ اگر محنت کر لیتے لیکن صحیح جگہ اور صحیح وقت پر نہیں کرتے۔ صحیح وقت پر فوکس کے ساتھ محنت کرنا بہت ضروری ہے۔ نتیجہ حاصل کرنے کے لیے وقت پر محنت کرنا بہتضروری ہے۔ ہمارے معاشرے میں لوگ کام کرنے کو برا سمجھتے ہیں۔ لوگ پیسہ کمانا بھی چاہتے ہیں لیکن شارٹ کٹ کی تلاش بھی ہوتی ہے۔ یہ رویہ عام ہے کہ ایسا کام ہو جس میں کام نہ کرنا پڑے۔ کام چوری کاروبار کو خراب کرتی ہے۔ جب تک محنت اور کوشش نہ کی جائے کاروبار میں کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ وہ لوگ کاروبار میں کامیاب نہیں ہو پاتے جو اپنے ملازمین کو وقت پر اجرت نہیں دیتے۔ کاروبار میں کامیابی کے لیے چھوٹے ملازم کو اہمیت دینا بہت ضروری ہے۔ کاروبار میں جتنا ایک مالک یا سیٹھ اہم ہے، مینیجرز اہم ہیں، آفیسرز اہم ہیں اسی طرح مزدوروں کو بھی اتنی ہی اہمیت حاصل ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشادِ پاک "مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو"۔ مزدور کو اپنی محنت کی اجرت کا انتظار ہوتا ہے۔ وقت پر اجرت نہ دینے سے ملازمین میں موٹیویشن کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ملازمین کی مالک کے متعلق منفی رائے بننا شروع ہو جاتی ہے۔ کام میں بے برکتی شروع ہو جاتی ہے۔ وقت پر تنخواہ دینا کاروبار کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ بعض اوقات پیسہ اس طرح پیدا نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ملازموں کو ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کاروبار میں کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ ملازمین کی دو سے تین ماہ کی تنخواہ پہلے سے موجود ہونی چاہیے۔ بعض لوگوں کی اشیاء بہت اچھی ہوتی ہیں ان کی کوالٹی بہت اچھی ہوتی ہے لیکن انہیں چیزوں کو بیچنا نہیں آتا۔ بیچنا ایک صلاحیت ہے ایک فن ہے۔ یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ بعض لوگ چیزوں کو غلط وقت پر بیچتے ہیں۔ چیزوں کی فروخت کا بھی وقت ہوتا ہے ان کی بھی ٹائمنگ ہوتی ہے۔ ٹائمنگ ٹھیک نہ ہونے کا مطلب ان کی فیصلہ سازی ٹھیک نہیں ہے۔ بعض لوگ کاروبار میں خرید و فروخت کے عمل کو اتنا پیچیدہ بنا دیتے کہ خود ہی کنفیوزڈ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا دل کاروبار سے بدظن ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگ اپنے کاروبار میں اس لیے زوال کا شکار ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے گاہک کے لیے عزت کا باعث نہیں بن پاتے۔ گاہک چیز بعد میں لیتا ہے پہلے رویے کو دیکھتا ہے۔ گاہک چیز کی کوالٹی کے ساتھ رویے سے متاثر ہوتا ہے۔ اگر گاہک رویے سے اچھا محسوس نہیں کرتا تو وہ دوبارہ اس جگہ سے خریداری کرنا پسند نہیں کرے گا۔ گاہک کا اچھا محسوس کرنا، رویے سے متاثر ہونا کاروبار میں کامیابی کا باعث بنتا ہے۔ کاروبار میں اگر ایک دفعہ غلط تاثر پیدا ہو جائے تو پھر اس کو درست کرنے میں وقت لگتا ہے۔ صحیح تاثر اچھے رویے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ اپنی جلد بازی کی وجہ سے کاروبار میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ صبر، تحمل، برداشت اور اللہ تعالیٰ پر توکل کاروبار میں کامیابی کا باعث بنتا ہے۔ کاروبار میں کامیابی آہستہ اور استقامت سے ملتی ہے۔ بہت سے لوگ اپنے کاروبار میں اس لیے ناکام ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو تیس مار خان سمجھتے ہیں۔ چھوٹی سی کامیابی سے اپنے آپکو بہت بڑا سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کاروبار اس شخص کا چلتا ہے جس میں تحمل اور عاجزی پائی جاتی ہو۔ کاروباری شخص چاہے انڈیا میں ہو یا دنیا کے کسی دوسرے ملک میں ہو وہ کاروباری ہوتا ہے۔ اسکی اپروچ کاروبار والی ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کاروبار کے حوالے سے مالیگاؤں کے حالات آئیڈیل نہیں ہیں۔ لیکن بدترین حالات کے باوجود بھی کئی لوگ اپنا کاروبار چلا رہے ہیں۔ کاروبار میں یاد مخالف کا ہونا معنی نہیں رکھتا۔ بعض لوگ پی ایچ ڈی کرنے کے بعد کاروبار نہیں کر پاتے اسکی وجہ صلاحیت کا نہ ہونا ہے۔ کاروبار کرنا ایک ہنر ہے جو ہر کسی میں نہیں پایا جاتا۔

شہر میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی ذمہ دار کون؟

مالیگاؤں (پریس نوٹ) گذشتہ دنوں شہر میں کچھ ایسے واقعات پیش آئے جس نے شہر کی ملّی شناخت پر سوالیہ نشان قائم کر دیا ہے چند آوارہ مسلم لڑکیوں کا غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ پکڑا جانا اس کے علاوہ کالج اور ٹیوشن کے نام پر سیر و تفریح و سنیما بازی، غیر مسلم علاقوں میں نوجوان لڑکیوں کی بڑھتی ہوئی آمدورفت، لڑکوں کا تیز رفتاری کے ساتھ گاڑی چلانا اور بلا ضرورت ہارن بجانا اور مغربی تہذیب کی تقلید کی وجہ سے مسجد و مدرسے والے شہر میں تشویش کا ماحول ہے ان تمام چیزوں کا اہم وجہ موبائل کا بے جا استعمال کرنا ہے۔ آج ہر فرقہ پرست طاقتیں محسوس اور غیر محسوس طریقوں سے مسلمانوں کی گھیرابندی میں مصروف ہیں اس لئے ایسے نازک حالات میں والدین اور سرپرست حضرات اپنے بچوں پر نظر رکھیں بلا ضرورت لڑکیوں کو موبائل نہ دلائیں اور کہیں بھی اکیلے آنے جانے نہ دیں۔ گلی محلے میں روز آنے والے مثلاً دودھ والے، میٹر ریڈنگ والے، چارہ فروش اور گٹر صاف کرنے والوں پر نظر رکھیں یاد رکھیں آج کی یہ لا پرواہی کل کی رسوائی کا سبب بن سکتی ہے اس لئے ہمیشہ بیدار رہ کر چوکنا رہیں کیونکہ یہی وقت کی ضرورت ہے۔

تحریر:- عبدالاحد انصاری

اہلسنت ریسرچ سینٹر کی آفس کا افتتاح

مالیگاؤں (پریس نوٹ) ۱۰ محرم الحرام بروز جمعہ اہلسنت ریسرچ سینٹر مالیگاؤں کی جانب سے اجتماعی دعائے عاشورہ جامع مسجد آفتاب رسالت عائشہ نگر قبرستان میں کچھوچھہ شریف سے تشریف لائے مہمان نبیرہ محدث اعظم تاج العلماء حضرت علامہ الشاہ سید نورانی میاں اشرفی جیلانی مدظلہ العالی نے پڑھائی بعد نماز عصر خوش آمد پورہ میں اہلسنت ریسرچ سینٹر برانچ آفس کا افتتاح فرمایا اور اراکین کو دعاؤں سے نوازا اس ادارے کی ترقی کے لیے خصوصی دعا فرمائی جس میں ناسک سے خلیفہ تاج العلماء جناب زبیر اشرفی، مفتی عارف اشرفی جامعی قاری ابراہیم حذیفہ اشرفی ذوالفقار اشرفی حاجی ظہیر اشرفی حافظ ساجد اسماعیل اشرفی ابراہیم اشرفی وغیرہ اراکین اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

THE RECITE TODAY DAILY, PRINTED, PUBLISHED & OWNED BY MOHAMMED KASHIF MOHAMMAED ZUBAIR, PRINTED AT THE NEW SHARP OFFSET PRINTERS, OPP. NEW BUS STAND BEHIND APSARA LODGE MALEGAON - 423203 DIST NASIK AND PUBLISHED AT SURVEY NO. 42, B/2, KUSUMBA ROAD, MALEGAON - 423203 NASHIK MAHARASHTRA. EDITOR :-MOHAMMED KASHIF MOHAMMED ZUBAIR

سوشل میڈیا — واٹس ایپ

اہلسنت ریسرچ سینٹر (ARC) گروپ واٹس گروپ

اہلسنت ریسرچ سینٹر گروپ کے ایڈمن ذوالفقار احمد اشرفی اور آصف اشرفی ہیں۔ اس گروپ میں صرف صرف اسلامی معلومات اور اسلامی تعلق سے سوال وجواب کا سلسلہ چلتا ہے۔ اس گروپ میں کوئی ممبر بنا ایڈمن کی اجازت کے کوئی پوسٹ نہیں کرسکتا۔ اس گروپ میں مفتیان اسلام اور دیگر حافظ وقاری ایڈ ہیں۔ آپ کو اسلامی تعلق سے کوئی دشواری ہو تو آپ اس گروپ میں اپنا سوال دیجیے آپ کو اس کا حل حدیث کی روشنی میں ملے گا۔

اس گروپ میں ایڈ ہونے کیلئے
اس نمبر پر رابطہ قائم کریں

9028172076

فیس بک

سلیم حسان پینٹر کی فیس بک پوسٹ

شہر میں کتا گولی کے سبب آج کل نوجوان نسل نشے کی لت میں اپنی جوانی برباد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی ازدواجی زندگی میں بھی پریشانیوں کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے اپنی قوم کے نونہالوں کو بچانے کے لئے ان نشلی کتا گولیوں اور دیگر نشہ آور اشیاؤں پر روک لگانے کی اشد ضرورت ہے۔ اس تعلق سے پینٹر سلیم حسان نے اپنے فیس بک پر ایک پوسٹ ڈالی ہے۔

یوٹیوب

انڈین سوشل میڈیا یوٹیوب چینل

مالیگاؤں کا انڈین سوشل میڈیا یوٹیوب چینل پر صرف مشاعرہ کی ویڈیوز ہے۔ چینل کے سبسکرائبر بائیس ہزار ہیں اور ۲۵ لاکھ سے زائد لوگوں تک یہ چینل پہنچ رہا ہے۔ اس چینل پر سب بڑے بڑے شاعر وادیبوں کی ویڈیوز موجود آپ اس کو چینل دیکھ سکتے ہیں۔ چینل سے آج مالیگاؤں اپنا ایک مقام بنا رہا ہے۔ مالیگاؤں کا واحد مشاعراتی چینل ہے۔ جس بہت مقبول ہے۔

ہے کہ نہیں۔۔۔! تحریر: انیس رمضان

ہر کوئی منزل پر جلد پہنچنا چاہتا ہے۔

شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی مصروف ترین شاہراہوں پر ٹرافک کا ہونا۔ یہ اک سنگین مسئلہ ہوتا جارہا ہے۔ ہر کوئی منزل پر جلد پہنچنا چاہتا ہے۔ اس لئے اگر ٹرافک جام ہو تو وہ رانگ سائٹ اپنی سواری دوڑاتے ہوئے آگے نکلنا چاہتا ہے۔ پھر چاہے وہ آگے جا کر ٹرافک کو جام کرنے کا سبب بنے۔ ایسے میں تو تو میں میں ہونا شروع ہوتی ہے۔ اور پھر لڑائی جھگڑے۔ چند ساعت کی سمجھداری۔ کچھ وقفوں کیلئے خود پر قابو رکھ کر سواری کو صحیح سمت میں رکھیں تو ٹرافک نظام بھی درست رہے گا۔ اور جام بھی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ ہے کہ نہیں۔۔۔!

بچوں کی کہانی

آخری دعوت

ناظم احمد کلیم احمد (پانچویں جماعت)

وہ بھوکا تھا اور کسی محفوظ ٹھکانے کی تلاش میں بھی تھا۔ مارے جانے کا خطرہ ہر طرف سے اسے اپنی طرف بڑھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ کونوں کھدروں میں چھپتا چھپاتا کوئی محفوظ ٹھکانا ڈھونڈ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ ایک گلی کا موڑ مڑ کے ایک کھلی سڑک پر آیا، اسے ایک دیوار میں سوراخ نظر آگیا۔ وہ سمٹ سمٹا کر اس سوراخ سے اندر داخل ہوگیا۔ جونہی اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہوئیں۔ حیرت اور خوشی سے وہ اچھل پڑا۔ یہ رنگوں اور خوشبوؤں کی ایک انوکھی دنیا تھی، جہاں ہر طرف کھانے کی مزے مزے کی چیزیں سجی ہوئی تھیں۔ ایک طرف کیک، پیسٹریاں، بسکٹ اور کریم رول اپنی بہار دکھا رہے تھے دوسری طرف لذیذ مٹھائیاں اسے للچا رہی تھیں۔ ایک طرف کاغذ والے دودھ کے ڈبے رکھے تھے تو کہیں پھلوں کے رس کے ڈبے اسے لبھا رہے تھے۔ ایک کونے میں ٹافیوں اور چاکلیٹوں کی رنگ بھری دنیا است کھانے کی دعوت دے رہی تھی۔ پہلے تو اسے اپنی آنکھوں پہ یقین ہی نہیں آیا۔ اس نے پلکیں جھپک جھپک کے دیکھا کہ کہیں یہ خواب تو نہیں۔ وہ بے تابی سے آگے بڑھا۔ چیزیں اتنی تھیں کہ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ پہلے کیا چیز کھائے۔ چیزوں کا ایک جہاں تھا اور بس وہ تھا۔ وہ ایک چیز تھوڑی سی چکھتا اور پھر دوسری کی طرف لپکتا۔ ابھی اسے کھا رہا ہوتا کہ تیسری کی کشش اسے اپنی طرف کھینچ لیتی۔ کھاتے کھاتے اسے پیاس لگی تو دودھ کے ڈبوں کی طرف لپکا۔ ایک ڈبے میں سوراخ کر کے جی بھر کر دودھ، پیا، پھر مٹھائیاں پر ہلہ بول دیا۔ گلاب جامن، برفی، بالوشاہی، قلاقند، لڈو، چم چم، رس گلے ڈھیر سارے موجود تھے۔ وہ کھا رہا تھا اور ناچ رہا تھا۔ اس نے اتنا کھایا کہ پیٹ بھر گیا۔ اب وہ اپنے بوجھل پیٹ کے ساتھ آہستہ آہستہ چیزوں کی طرف بڑھتا تھوڑا سا چکھتا اور دوسری طرف بڑھ جاتا۔ نہ جانے کتنا وقت گزر گیا۔ اس پہ سستی طاری ہونے لگی۔ اس نے سوچا اب یہاں سے چلا جائے، مگر اس مزے دار میٹھی دنیا کے آخری کونے سے ایک مسحور کن مہک نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ یہ سوندھی سوندھی خوشبو سب خوشبوؤں سے انوکھی سب سے الگ تھی۔ اس کی تیز نظروں نے اس جگہ کو دیکھ لیا، جہاں سے یہ خوشبو آرہی تھی۔ یہ گھی میں تلی سرخ سرخ روٹی کا بڑا سا ٹکڑا تھا، جو لوہے کی ایک عجیب سی چیز کے ساتھ پڑا تھا۔ اگرچہ اس کا معدہ گلے تک بھر چکا تھا، مگر ڈھیر ساری میٹھی چیزیں کھانے کے بعد مزے دار روٹی کا ذائقہ چکھنے سے وہ خود کو نہ روک سکا۔ وہ بے تابی سے وہاں جا پہنچا اور جیسے ہی روٹی کے ٹکڑے کو کھانا، چاہا، ایک پُراسراری چیز تیزی سے اس کے سر کی طرف آئی۔ اس نے خود کو اس کی زد سے بچانا چاہا، مگر بھرے سے پیٹ اور غنودگی کی وجہ سے وہ پیچھے نہ ہٹ سکا اور ایک خوف ناک آواز کے ساتھ پلک جھپکتے ہی اس کی گردن ایک آہنی شکنجے میں جکڑ گئی۔ اس کی آنکھیں حیرت کا گہرا تاثر لیے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس حیرت میں ایک رنگ پچھتاوے کا بھی تھا کہ اے کاش میں اتنا لالچ نہ کرتا۔ پھر اس کا دم گھٹتا چلا گیا۔ دوسری صبح بیکری کے مالک نے اپنی دکان کا شٹر اٹھایا تو ایک کونے میں لوہے کے شکنجے میں پھنسے چوہے کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ اس نے آگے بڑھ کر مردہ چوہے کو اٹھا کر کچرے کی ٹوکری میں پھینک دیا اور دکان میں گھوم کر اس نقصان کا جائزہ لینے لگا، جو اس بن بلائے مہمان کی وجہ سے ہوا تھا۔

اہم موبائیل نمبرس

لئیق حاجی (معاون کارپوریٹر)
9823713848

للو بابے کھاناول
7972646364

شمشو فٹر
9665790606

شکیل بھارتی (شاعر)
8668217327

سہیل آزاد (شاعر)
9028187070

کن مقامات پر آدھار کارڈ غیر ضروری اور کہاں لازمی؟

مالیگاؤں (ای میل) جنوری ۲۰۰۹ء سے آدھار پروجیکٹ شروع کیا گیا تھا تب سے آج تک بہت سارے ایشوز سامنے نکل کر آئیں، خاص طور پر پرائیویسی کو فنڈامینٹل رائٹس بنانے کے بعد اسکول میں بچوں کا داخلہ کروانا ہو گورنمنٹ کی اسکیموں سے فائدہ اٹھانا ہو سم کارڈ خریدنا ہو، بینک میں اکاؤنٹ کھولنا ہو، ہر جگہ آدھار کارڈ کی ڈیمانڈ کی جاتی ہے۔ آج ایسا لگتا ہے کہ آدھار کارڈ ہماری زندگی کا اہم حصہ بن چکا ہے اس لیے آدھار کے متعلق ہر بات اور ہر فیصلے کا ہمیں علم ہونا چاہیے۔ کیوں کہ اس میں ہماری زندگی کا بہت سارا ڈیٹا موجود ہیں جو آدھار سے منسلک ہے جیسے تاریخ پیدائش، آنکھوں کی پتلیاں، انگلیوں کے نشانات اور رہائشی ایڈریس وغیرہ۔ ایک اور اہم بات کہ یہ کہا جارہا تھا کہ آدھار کارڈ گھپلے بازی پر روک تھام کے لیے ضروری ہے؟ یہ کچھ حد تک صحیح بھی ہے، پہلے اسکول وکالج والے بچوں کی اسکالرشپ کھا جاتے تھے مگر اب اسکالرشپ ڈائریکٹ بچوں کے اکاؤنٹ میں آتی ہے۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ اسی لیے ایک آدمی کا ایک ہی آدھار نمبر ہوتا ہے تا کہ ہر جگہ انفرادیت پائی جائے۔ آپ خود دیکھیے ایک آدمی کے کئی بینک اکاؤنٹ ہوتے ہیں، ایک آدمی کے پاس کئی کئی سم کارڈ ہوتے ہیں مگر آدھار کو دو نہیں بنایا جاسکتا کیوں کہ آدھار کو سینٹرلائز کردیا گیا ہے اس لیے کوئی بھی شخص دو آدھار کارڈ بنا ہی نہیں سکتا۔ حتی کہ مہاراشٹر میں آدھار کارڈ بنا چکا ہے تو کسی اور ریاست میں جا کر بھی آدھار کارڈ نہیں بنا سکتا۔ لیکن ایک بات ذہن میں موجود رہے کہ آدھار کارڈ کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہندوستانی ہو یا اس سے آپ کا ہندوستانی ہونا ثابت ہوجائے، اسی طرح صرف جنم داخلہ اور پاسپورٹ کو بھی ہندوستانی شہری ہونے کا ثبوت نہیں مانا جاتا ہے بلکہ جنم داخلہ، پاسپورٹ اور آدھار کارڈ کے ساتھ والدین کا جنم داخلہ بھی انڈین ہونا چاہیے۔ مزید معلومات کے لیے سٹی زن شپ ایکٹ کی معلومات حاصل کریں۔ بہت ساری جگہوں پر آدھار کارڈ کو جبراً ضروری قرار دیا جارہا تھا جس کو ملحوظ رکھتے ہوئے سپریم کورٹ میں ۲۷ عریضے داخل کیے گئے تھے جس پر ۳۸ دنوں تک نظر ثانی کی گئی اور اب جا کر ہندوستان کی سب سے بڑی کورٹ نے پانچ ججوں پر مشتمل بینچ نے ۲۶ ستمبر ۲۰۱۸ء کو ایک تاریخی فیصلہ صادر کیا ہے۔ یہ فیصلہ ۱:۴ کے ریشو سے سامنے آیا ہے۔ جس کے تحت آدھار کارڈ ایکٹ کو معمولی تبدیلی اور چند شرائط کے ساتھ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جیسے:

☆ پین کارڈ بنانے کے لیے آدھار کارڈ ضروری ہوگا۔
☆ آئی ٹی ریٹرن بھرنا ہو تو آدھار کارڈ لازمی ہوگا۔
☆ حکومتی اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھی آدھار کارڈ ضروری ہوگا۔
☆ ٹیلی کام یا موبائیل کمپنیاں اب اپنے کسٹمرس سے آدھار کارڈ نہیں مانگ سکتی۔
☆ بینک اکاؤنٹ کھولنے کے لیے بھی آدھار کارڈ ضروی نہیں ہے۔
☆ بچوں کے ایڈمیشن، سی بی ایس سی، نیٹ اور یو جی سی امتحانات کے لیے بھی آدھار کارڈ ضروری نہیں ہے۔
☆ آدھار ایکٹ کے تحت پہلے کسی بھی شخص کے ڈیٹا کو پانچ سالوں تک رکھنے کی اجازت تھی مگر اب صرف چھ مہینوں تک ہی ڈیٹا رکھنے کی اجازت ہے۔

از: عطاء الرحمن نوری، مالیگاؤں (ریسرچ اسکالر)

ماں کی آنکھوں سے گرتے آنسو، کاش بیٹی کے لیے کوئی پیغام آئے!

ایک بے بس اور مجبور ماں بڑی تکلیفوں اور بڑے نازوں سے بیٹی کی تربیت کی اور اسے پیدائش سے لے کر بالغ عمر ہونے تک پڑھایا، لکھایا اسے سنوارا مگر ماں بیٹی کے چہروں اور بڑھتی ہوئی عمر کو دیکھتی ہے تو اسے یہ احساس رات دن ستاتا ہے کہ اس پُرفتن آشوب دور میں ماں کے دل میں یہ احساس جاگتے رہتا ہے، بیٹی کی عزت اور اس کی حیاء کے لیے اللہ سے حفاظت کی دعا کرتی ہے، ماں کے خیالوں میں بیٹی کے تعلق سے بے ساختہ دل سے یہ جملہ نکلتا ہے اللہ کوئی فرشتہ بھیج دے بندے کی شکل میں، جو میری بیٹی کے لیے نیک نامی شخص اور اس میں حسن اخلاق ہو اور سیرت بھی ہو۔ بہرکیف ماں شب و روز اپنی بیٹی کے رشتے کے لیے خدا سے مناجات کرتی رہی یارب میری بیٹی کا مقدر جگمگا دے، اس کی سوئی ہوئی تقدیر جگا دے۔ دور حالات بڑی تیز رفتاری سے اپنی مفاد کی خاطر دولت مند گھرانے کی تلاش، کبھی خوبصورتی کی تلاش، کہیں نوکری والی لڑکی کی تلاش، کہیں رنگ کی تلاش، کہیں لڑکی والوں کے مال و دولت کی تلاش، کبھی بڑے بڑے خوابوں کے آرزو میں پیغام کے نام پر ٹو ویلر گاڑی کا مطالبہ، کہیں فور ویلر گاڑی کا مطالبہ اس طرح کے سوالات شخصی مفاد پرستی کی وجہ سے غریب گھرانوں کی لڑکیوں کا بیاہ ہونا درد سر بنتے جارہا ہے۔ اگوا حضرات کی مدد سے لڑکے والوں کے من پسند اور فرمائشی رشتے کی تلاشی جاری و ساری رہتی ہے۔ حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ بے چارے رنگ سول، تعلیم کم اور بہت سی لڑکیاں رنگ میں گوری دکھائی نہ دے اسے کینسل کردیا جاتا ہے۔ اگر اسی طرح مائی حوا کی بیٹیوں کا یہ حال رہا تو انہیں معاشرے میں کون قبول کرے گا؟ افسوس کے پانچ سو میں دو لڑکی اگر اگوا لڑکے والوں کو دکھاتا ہے تو اسے بھی انکار کردیا جاتا ہے، یہاں تک کہ اگوا حضرات کو بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہ حالت مجبوری اگوا حضرات بھی ایسے نزاکت والے رشتوں کو اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ بار بار ایک ہی لڑکی کو کہیں رشتے آتے اور لوٹ جاتے ہیں اس بنیاد پر ماں اور بیٹی کا دل دکھ جاتا ہے۔ کیا سماج اور معاشرے میں رنگ کی کالی اور سونلے کلر کی لڑکیاں اتنی گری ہوئی ہیں کہ انہیں اپنی بہو یا بیٹی بنانا اس کو اپنی نگاہوں میں گرا ہوا نہ سمجھے بلکہ نیک سیرت اور اس میں دین داری نیز گھریلو کام کاج کو اپنا گھر سمجھ کر فیملی کو لے کر چلنے والی لڑکی کو اہمیت دینا یہ سب سے اہم اصولی بات ہے۔ کیا کبھی آپ نے غور کیا لڑکی قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی؟ کیا لڑکی کو کھانا بنانا اور پکانے کا ہنر ہے؟ اس کو لوگ کنارے رکھ دیتے ہیں اور دنیا کی رنگینی سوچ اور عجیب عجیب باتیں ذہنوں میں لے کر چلتے ہیں۔ بہت خوبصورتی اور جیسا ہم اپنی مرضی کے مطابق اور لڑکے والے کی فرمائش کا نتیجہ جس میں نیک مشورے اور دین شریعت کے خلاف والے رشتے کی وجہ سے جمعہ جمعہ آٹھ دن کی دولہن اور دولہا کے درمیان اکائی نہیں اور ذرا ذرا سی باتوں پر وہ بھی لڑکی سسرال میں بے عزت اور بے آبرو ہو کر رہ جاتی ہے۔ کیوں کہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ آسمان کی بات کرنے والے اور خود کو معتبر کہنے سے زندگی کا امن قائم نہیں ہوتا اس کیلئے چاہے امیر گھر کی لڑکی ہو یا غریب گھرانے کی۔ ہمارا بنیادی مقصد نکاح کو آسان بنایا جائے اور سب کو یکساں نگاہوں سے اپنی اولاد سمجھ کر اوروں کی بیٹیوں کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھے نیز ڈھول تاشے اور ڈی جے، گھوڑے دھوم دھام اور بڑے ارمانوں سے اپنے لاڈلے کی شادی کرنا بے جا فضول خرچ کرنا یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ فضول خرچ کرنے والا شیطان کا بھائی ہوتا ہے۔ اپنے نیک سرمایہ کی کمائی کا پیسہ بجائے فضول خرچ کے اس رقم کو بچا کر آنے والی بہو اور خود کے بیٹے کے لیے ایک خود کا مکان کردے اور راحت و امن و امان زندگی میں خیر و عافیت کا رشتہ آخری سانس تک قائم رہے اس کو اہمیت اور ترجیح دینے سے ان شاء اللہ میاں بیوی کا سکون کبھی غارت نہ ہوگا۔ بہو اور بیٹے کا بھی اخلاقی فرض ہے کہ اپنی انفرادی زندگی کے ساتھ سسرال والوں کا خیال رکھے اور کسی کو علاحدہ نہ کرے۔ اپنی زندگی کو پاکیزہ بنائے، کیونکہ آپسی اتحاد اور ملنساری ہماری کامیابی کی منزلیں ہیں۔ لہٰذا بے بس اور غریب لڑکیوں کی زندگی متاثر نہ ہو اس کے سدباب غریب گھرانے کی بچیوں کے تعلق سے غور وفکر کی جائے اور سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں۔ خصوصاً غریب لڑکیوں کے رشتوں کے سلسلے میں توجہ دی جائے تاکہ جنم پانے والی بے حیائیاں اور برائیوں کا خاتمہ ہو، ہمارے معاشرے اور سماج کو گندہ ہونے سے بچایا جائے۔ اللہ ہمیں نیک ہدایت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رضا اکیڈمی کی جانب سے کیرلا سیلاب متاثرین کی مدد

مالیگاؤں (ای میل) رضا اکیڈمی کی جانب سے کیرلا سیلاب متاثرین کی مدد کیلئے الحاج محمد سعید نوری صاحب کی قیادت میں وفد کی روانگی پریس ریلیز ممبئی کیرالا بھارت کا ایک خوشحال شہر ہے جہاں کے لوگ اپنی تہذیب وثقافت وتعلیمی خدمات سے بھی اپنا شاندار مقام رکھتے ہیں لیکن گزشتہ مہینہ آئے سیلاب سے وہاں کے لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا نہ جانے کتنوں کے آشیانے تباہ وبرباد ہوگئے ہزاروں لوگ لقمہ اجل بنے اس موقع پر برادران وطن نے بھی اپنے اپنے طریقے سے اہل کیرلا کی خوب امداد و اعانت کی رضا اکیڈمی جو روز اول سے ہی سیلاب متاثرین کی مدد کیلئے کوشاں تھی جبکہ اس سے پہلے گزشتہ سال بہار میں ائے ہوئے تباہ کن سیلاب و نیپال وغیرہ میں ہلاکت خیز زلزلے میں بھی بروقت تنظیم پہونچ کر راحت رسانی کا کام کرچکی ہے کیرل سیلاب پر بھی اس نے ممبئی مالیگاؤں ناسک کی اپنی تمام شاخوں سے رابطہ قائم کرتے ہوئے مستحقین تک امدادی اشیاء پہونچانے کا عزم کیا خود رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ الحاج محمد سعید نوری صاحب نے اس مسئلے پر پیش پیش رہتے ہوئے اپنی نگرانی میں کیرل ریلیف تقسیم کرنے کا خاکہ تیار کیا تنظیم کے جنرل سکریٹری الحاج محمد سعید نوری صاحب نے اس حوالے سے اپنے بیان میں کہا کہ ممبئی ومالیگاؤں ناسک کے لوگوں نے جس طرح سے بھی رضا اکیڈمی پر اعتماد کرتے ہوئے تعاون کیا ہے ہم ان کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے مستحقین میں جیسی ضرورت درپیش ہوگی ان کی حتی المقدور مدد کی جائیگی آپ نے مزید کہا کہ سیلاب سے کیرل کی بڑی تباہی ہوئی ہے وہاں پر جس قدر بھی تقسیم کاری کی جائے کم ہے لیکن رضا اکیڈمی بھی اپنے بھائیوں کی مدد کیلئے بھلے قطرے کی ہی شکل میں پہونچی ہے ضرور ان کے اس مشکل گھڑی میں برابر کی شریک رکر راحتی اشیاء کے ذریعے مدد کی جائیگی۔ آپ نے کیرل تقسیم کاری پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کالی کٹ جہاں پر اہلسنت والجماعت کا ایک عظیم ادارہ مرکز الثقافۃ السنیہ قائم ہے اس کی خدمات کا دائرہ بھی خوب وسیع تر ہے ان کے تعاون سے جہاں جیسی ضرورت پڑی گی ہم کوشش کرینگے متاثرین تک پہونچ کر ان کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ مالیگاؤں رضا اکیڈمی کے صدر ڈاکٹر رئیس صاحب رضوی نے بھی اہل کیرلا کے غم کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ سو سال کا ریکارڈ مذکورہ سیلاب نے توڑتے ہوئے کیرالا کو معاشی طور پر بہت کمزور کردیا ہے، جس کی بھرپائی بہت مشکل ہے۔ جو ہم سے بچھڑ گئے اب وہ کہاں ملیں گے لہٰذا ہم ان کے غم میں شریک ہو کر کچھ زیادہ نہ سہی قطرے کی شکل میں مدد کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ رضا اکیڈمی ناسک کے صدر محمد اعجاز رضا مکرانوی نے بھی قائد ملت الحاج محمد سعید نوری کی خدمات پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ نوری صاحب نے اہل کیرلا کے لئے جو راحتی اشیاء کی تقسیم کاری کا منصوبہ بنایا ہے خوب ہے تاکہ ضرورت مندوں تک ان کی ضرورت کی چیزیں پہونچ جائیں کیرالا کے حوالے سے انہوں نے مزید کہا کہ ملک کی سبھی تنظیموں نے کیرلا کے لوگوں کے لیے فنڈ جمع کیا ہے اور تقسیم بھی کیا ہے مگر رضا اکیڈمی کے چیئرمین الحاج محمد سعید نوری صاحب خود پہونچ کر اپنے رفقاء کے ساتھ حاجت مندوں میں ان کی ضرورت کے مطابق راحتی اشیاء دے رہے ہیں یہ بہت ہی خوشی کی بات ہے وفد میں شامل حضرات قاری عبد الرحمٰن ضیائی گوونڈی حضرت حافظ وقای احسان رضا صاحب خطیب و امام مسجد ومدرسہ یونس مالیگ مالیگاؤں حافظ جنید رضا رضوی رشیدی جناب حامد رضا صاحب رکن رضا اکیڈمی مالیگاؤں مشہور سوشل ورکر محمد عرفان عرف لکی گوونڈی و دیگر افراد شامل تھے۔

عبدالرحیم عرف دیسی دادا کے قتل کے الزام میں مقامی پولس نے چار ملزمین کو گرفتار کیا اور فوٹو سیشن بھی کرایا گیا۔ ملزمین کے چہرے چھپائے گئے ہیں۔ واضح رہے کے جلا دادا اور محمد اسماعیل کو دھولیہ سورت ہاوے سے کرائم برانچ نے گرفتار کیا تھا۔ مجموعی طور پر ۶ ملزمین کی گرفتاری عمل میں آئی ہے دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس قتل میں اور بھی نام سامنے آتے ہیں یا نہیں۔

ماسٹر اسٹروک

زاہد امین سر

ایشیا پر۔ بھارت کی حکومت

15 ستمبر سے 28 ستمبر 2018 کے درمیان دبئی اور ابوظبی میں ایشیاء کرکٹ کپ ایشین ممالک کے درمیان کھیلا گیا۔ بھارت، پاکستان اور ہانگ کانگ A گروپ تو سری لنکا بنگلہ دیش اور افغانستان کو B گروپ میں تقسیم کیا گیا تھا۔

28 ستمبر 2018 بروز جمعہ کو بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان ایک بہت ہی زبردست اور نشیب و فراز سے گذرتا ہوا فائنل کھیلا گیا۔ بنگلہ دیش نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے شاندار اور تیز شروعات کی۔ 120 کی ریکارڈ ساز اوپننگ شراکت داری کی لیٹن داس نے (121) اپنی پہلی انٹرنیشنل سنچری بنائی۔ بعد از پہلی وکٹ گرنے کے بنگلہ دیشی کھلاڑی "تو چل میں آیا" کے مصداق اپنی وکٹ گنواتے گئے اور پوری ٹیم 222 پر بکھر گئی۔ انڈیا نے جب اس اسکور کا پیچھا شروع کیا تو اپنی چھوٹی چھوٹی شراکت داری سے بالآخر آخری بال پر جیت حاصل کر کے اپنے تاج کا دفاع کیا اور ساتویں مرتبہ ایشیاء کپ اپنے نام کیا۔ اس فائنل میچ کے بہترین کھلاڑی لیٹن داس کو جبکہ پورے ٹورنامنٹ کے شاندار کھلاڑی کا خطاب شِکھر دھون کو منتخب کیا گیا۔ کچھ خاص باتیں اس ایونٹ کی انڈیا نے 2014 سے ایشیاء کپ میں ایک بھی میچ نہیں ہارا۔ ساتویں مرتبہ بھارت نے اس کپ کو حاصل کیا۔ جبکہ بنگلہ دیش تین مرتبہ فائنل میں اپنی جگہ بنائی مگر کبھی خطاب اپنے نام نہ کر سکا۔ اس ٹورنامنٹ کے پانچ سب سے زیادہ رن بنانے والے بلے باز شِکھر دھون 5 میچ 5 اننگز 342 رنز۔ روہت شرما 5 میچ 5 اننگز 317 رن۔ مشفیق الرحیم (بنگلہ) 5 میچ 5 اننگز 302 رنز۔ محمد شہزاد (افغان) 5 میچ 5 اننگز 268 رن۔ رحمت اللہ شاہدی (افغان) 5 میچ 5 اننگز 263 رنز۔ "5 بہترین گیندباز" راشد خان (افغان) 5 میچ 10 وکٹ۔ کلدیپ یادو 6 میچ 10 وکٹ۔ مستفیض الرحمان (بنگلہ) 5 میچ 10 وکٹ۔ جسپریت بمرہ 4 میچ 8 وکٹ۔ مجیب الرحمن 5 میچ 7 وکٹ۔۔۔

گلشن محمدیہ کے ذمہ داران نے پبلک سنڈاس کی مرمت کی

مالیگاؤں (پریس نوٹ) عبداللہ نگر B کی عورتوں کی سنڈاس کے دروازے اور سنڈاس کے گھیراؤ کے پترے کئی مہینوں پہلے ٹوٹ گئے تھے جس کے سبب محلے کی عورتوں کو تکالیف کا سامنا ہوتا تھا، اور بے شرمی کی بات تو یہ تھی کہ کچھ اوباش قسم کے نوجوان مردوں کی سنڈاس میں سے عورتوں کی سنڈاس میں تانک جھانک کیا کرتے تھے، اس معاملے وارڈ کے کارپوریٹرس کو کئی مرتبہ بولا گیا لیکن سنڈاس کی درستی نہیں ہوئی کارپوریٹرس کے علاوہ عبداللہ نگر بی کے اداروں کے ذمہ داران نے بھی اس معاملے میں کوئی ٹھوس اقدامات نہیں اٹھائے، اس لئے ادارہ گلشن محمدیہ کے ذمہ داران محمد مستقیم (پاپے ہوٹل والے)، راشد احمد، رضوان علی، عقیل احمد، عبید، راشد اختر، محمد آصف وغیرہ نے اپنے ذاتی خرچ سے اس کام کو انجام دیا اس موقع پر عبداللہ نگر بی کی عورتوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

قریشی برادری کی نئی کمیٹیوں کے انتخاب کیلئے کل میٹنگ

مالیگاؤں (پریس نوٹ) قریش برادری کے مسائل حل کرنے اور برادری کی فلاح و بہبود کیلئے قریش برادری کے ذمہ داران کا متحد ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ذمہ داران کا خاص طور سے صدر کا کسی خاص سیاسی پارٹی سے جذباتی رشتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم جمہوری ملک میں رہتے ہیں کوئی بھی اپنی پسند کی سیاسی پارٹی میں دلچسپی رکھ سکتا ہے۔ لیکن پوری برادری کو سیاسی لیڈر کے اشارے پر چلا نہیں سکتا۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ برادری کے اہم مسئلہ پر جب کچھ لوگوں کو بلایا جاتا ہے۔ تو الگ الگ بہانے بنا کر میٹنگ سے دوری اختیار کی جاتی ہے۔ اور جیسے ہی قریش برادری کے صدارتی عہدوں کی بات چلتی ہے تو ایسے لوگ برابر وقت نکال کر شریک ہوتے ہیں۔ قریش برادری کو آج اپنا اپنا فائدہ دیکھنے والوں کی نہیں بلکہ پوری برادری کا فائدہ دیکھنے والے کی ضرورت ہے۔ ہماری قریش برادری میں کاروباری لوگ بھی ہیں۔ ٹیچر بھی ہیں۔ ڈاکٹر بھی ہیں، اس لئے قریش جماعت خانہ اور اجتماعی شادی کی کمیٹیوں کی صدارت کیلئے پڑھے لکھے غیر سیاسی اور خاص طور سے نوجوان کو منتخب کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ قریشی برادری کے اپنے بہت سے مسائل ہیں۔ اور برادری کے ذمہ دار اگر کسی لیڈر کے اشارے پر چلتے رہے تو برادری ہی سیاست کا شکار ہو جائے گی۔ جنہیں اپنے پرسنل کام کے لئے لیڈر کی پارٹی کی ضرورت ہے۔ وہ اپنی پسند کی پارٹی میں ضرور بڑھ چڑھ کر کام کریں۔ لیکن پوری قریش برادری کو ان کے حوالے نہ کریں۔ ایک اکتوبر (پیر) کی رات ۹ بجے قریش جماعت خانہ میں مشورتی میٹنگ ہوگی اور کمیٹی کی صدارت کسے دی جائے اس کا سب کے مشورے سے فیصلہ کیا جائے گا۔ ایسی پریس نوٹ سلطان قریشی، ذاکر قریشی سمیت ۸ افراد کی دستخط سے موصول ہوئی۔